ہیں۔ اس کا مطالعہ بلاشبہ ہر اس شخص کے لئے مفید ہو گا جو معاش کے باب میں اسلامی تعلیمات سے آگاہی حاصل کرنا چاہتا ہے۔

اس رپورٹ کی ترتیب و تہذیب کا کام جناب نعیم صدیقی نے پروفیسر خورشید احمد کے تعاون سے کیا ہے۔ جیسا کہ نعیم صدیقی صاحب نے اپنے پیش لفظ میں اعتراف کیا ہے۔ اس کتاب میں مسائل اور ان سے متعلقہ مواد کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ استنباط، استخراج، استدلال اور تفریع مسائل کے ذریعہ اسلامی نظام معیشت کے عنوان پر ایک جامع اور مبسوط کتاب کی ضرورت باقی رہتی ہے، اس ضرورت کی تکمیل پر اگر کوئی شخص کمربستہ ہو تو یہ کتاب اس کے کام آسکتی ہے۔

فاضل بریلوی اور ترکِ موالات

مصنف: پروفیسر محمد مسعود احمد۔ شائع کردہ مرکزی مجلس رضا۔ لاہور۔ کاغذ عمدہ کتابت و طباعت نفیس۔ تعداد صفحات ۷۲، ہدیہ دعائے خیر بحق معاونین مجلسِ رضا۔ ۲۰ پیسے ڈاک خرچ بھیج کر مرکزی مجلس رضا، روشن اسٹریٹ، نیا مزنگ، لاہور سے بلاقیمت طلب کی جاسکتی ہے۔

یہ کتابچہ تین حصوں میں منقسم ہے۔ پہلا حصہ سوانحی ہے، دوسرے حصے میں پسِ منظر کی تصویر کشی کی گئی ہے اور تیسرے حصے میں تحریک ترکِ موالات کی نسبت فاضل بریلوی کے مؤقف اور نقطۂ نظر کا بیان ہے۔

لوحِ کتاب پر عنوان پڑھ کر یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ فاضل بریلوی کون بزرگ ہیں، اندر کا حصہ پڑھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد مولانا احمد رضا خان بریلوی ہیں۔ معلوم نہیں سرورق کے لئے معروف نام کو چھوڑ کر دوسرا نام اختیار کرنے میں کیا مصلحت ہے۔ نیز اس نام کی نوعیت کیا ہے، کتاب میں کہیں پر اس کی صراحت نہیں ملتی۔

شرک و بت پرستی کے گہوارہ ہندوستان میں اسلام کے پیغامِ توحید، اور توحید کی بنیاد پر قائم جداگانہ تصورِ قومیتِ اسلامی کو بے اثر بنانے کے لئے ہر دور میں کوئی نہ کوئی فتنہ سر اٹھاتا رہا ہے۔ اسی قسم کا ایک فتنہ اس وقت بھی نمودار ہوا جب گاندھی جی نے انگریزوں کے خلاف تحریک ترکِ موالات شروع کی، اور مسلمانوں کو یہ کہہ کر اس میں شمولیت کی دعوت دی کہ ہندوستان میں بسنے

والے ہندو مسلمان ایک قوم ہیں اور انھیں متحد ہو کر انگریزوں کے خلاف تحریک چلانی چاہیئے۔ اس دعوت کے مضمرات مسلمانوں کے حق میں جتنے خطرناک تھے بعد کے تجربات نے خود انھیں آشکار کر دیا۔ اس خطرے کی طرف سب سے پہلے جس شخص نے نشاندہی کی وہ مولانا احمد رضا خان بریلوی تھے۔ یہ انتباہ گویا اُس دو قومی نظریئے کا اعلان تھا جس کی بنیاد پر آگے چل کر پاکستان بنا۔ اس کتابچے میں اس عنوان پر بڑے مؤثر انداز میں اختصار اور جامعیت کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔

مقالاتِ وحید | اس کتابچے میں ہمارے پرانے رفیق کار اور نئے مصنف جناب عبدالوحید صاحب صدیقی نے جو مولوی مولانا سے زیادہ پروفیسر کہلانے کے خواہاں ہیں نے اپنے چھوٹے بڑے ۲۳ مضامین و مقالات کو یکجا کر دیا ہے۔

خالد ندیم پبلیکیشنز، کشمیری بازار، راولپنڈی نے اس مجموعے کو بڑے اہتمام سے شائع کیا ہے اور اُسی اہتمام سے اس کی قیمت مقرر کی ہے۔ چھوٹی تقطیع (پاکٹ سائز) کے ۱۹۰ صفحات پر مشتمل اس کتاب کی قیمت ساڑھے سات روپے رکھی گئی ہے۔ کاغذ بہت عمدہ استعمال کیا گیا ہے۔ کتابت جلی حروف میں کی گئی ہے۔ دیگر تکلفات کے علاوہ عنوانات اور عبارت کے خاص خاص حصے سرخ روشنائی کے ذریعے نمایاں کئے گئے ہیں، جلد کپڑے کی ہے۔ رنگین گرد پوش سرپوش بھی ہے اور ستر پوش بھی۔

اس مجموعے میں شامل مضامین میں بڑا تنوع ہے، موضوع اور مواد کے اعتبار سے بھی اور حجم و ضخامت کے لحاظ سے بھی۔ حضرت ابوبکر صدیق، شاہ ولی اللہ اور لعل شہباز قلندر سے لے کر "گوریلا اور انسان" تک جیسے عنوانات پر خامہ فرسائی کی گئی ہے۔ بعض مضامین ایک صفحے کے بھی ہیں بعض دو یا تین کے اور بعض بیس یا تیس صفحات کے۔ ان میں زیادہ تر مضامین علمی اور تحقیقی ہیں، اور ان میں عبدالوحید صدیقی کی شخصیت ہر جگہ نمایاں ہے ——— عبدالوحید صدیقی ایک مذہبی گھرانے کے چشم و چراغ ہیں۔ بقول ضمیر جعفری ان کی ابتدائی تربیت صحن مسجد میں ہوئی۔ کچھ عرصہ مسجد میں خطیب بھی رہے ہیں۔ مسجد سے نکل کر اورینٹل کالج اور سندھ یونیورسٹی کے شعبہ تقابلِ ادیان میں معلم کے فرائض انجام دیئے۔ آجکل انکم ٹیکس آفیسر ہیں، انہوں نے بڑی سرعت سے ترقی کی منزلیں طے کی ہیں۔ ان کی شخصیت کے ساتھ ساتھ ان کا فن بھی ارتقائی مراحل طے کرتا رہا ہے۔ (شرف الدین اصلاحی)